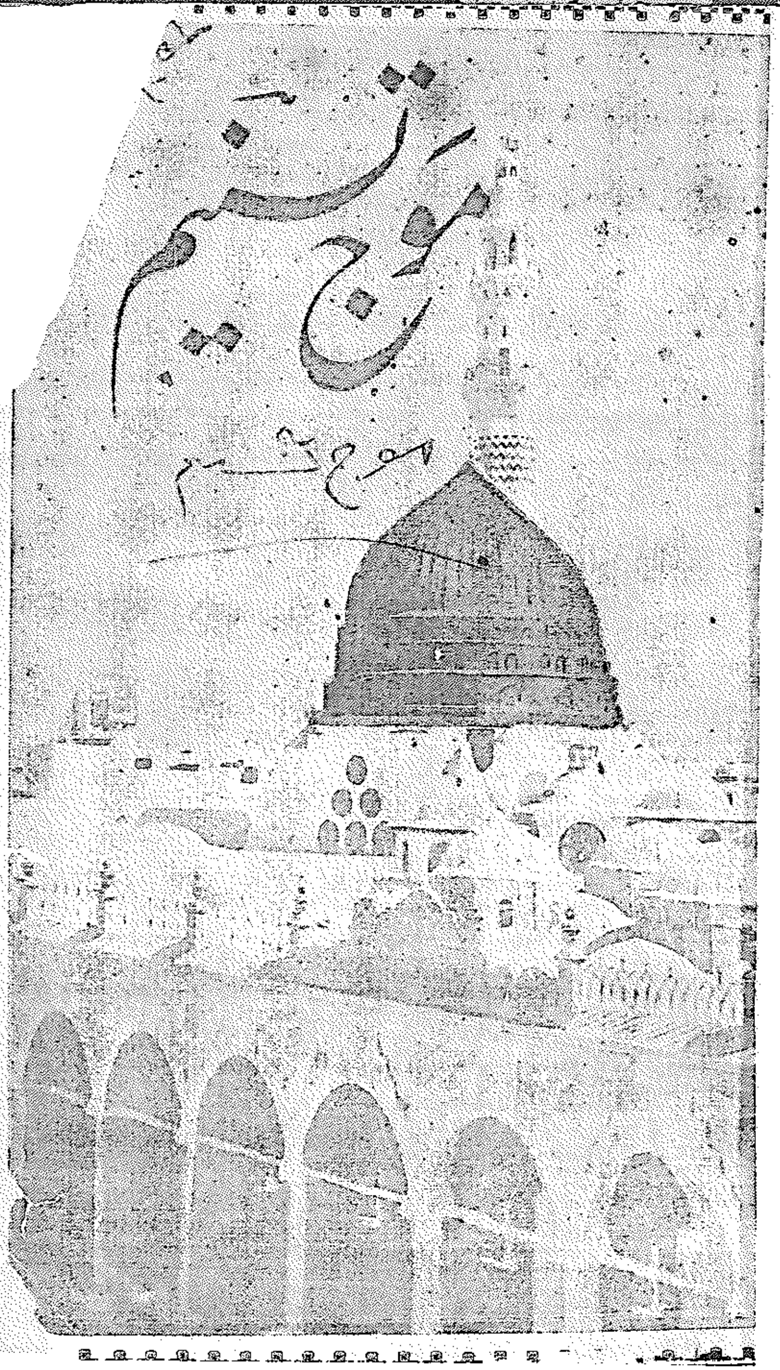

س ۶۵ / ۲۸۳
ادب اردو

موجِ تسنیم

نعت و سلام کا مجموعہ

از

امۃ اللہ تسنیم

ناشر

مکتبۂ اسلام گوئن روڈ لکھنؤ

بار اول

قیمت ایک روپیہ

تنویر پریس لکھنؤ

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مس ۶۵/۲۸۳
ادب اردو

۱

اے خدائے انس و جاں، اے مالکِ ہر دو جہاں
اے خالقِ کون و مکاں، اے رازقِ پیر و جواں
ہے تو الٰہ العالمیں، معبودِ برحق بالیقیں
مسجودِ عالم ہے تو ہی، اس میں ذرا بھی شک نہیں
تیری صفت رحمان ہے، اور بے نیازی بھی صفت
بندہ نوازی بھی صفت، اور کارسازی بھی صفت
شیوہ ترا فضل و کرم، جود و سخا، لطف و عطا
دن رات کرتا ہے کرم، لیتا نہیں کوئی صلا

ہے تیری یہ شانِ عطا، دے کر کے پچھتاتا نہیں
ہم ہیں تغافل کیش ایسے ہوش کچھ آتا نہیں

تابع ترے ارض و فلک، جن و بشر شمس و قمر
مالک ہے تو کونین کا ہر شے پہ ہے تیری نظر

ہے انتظام دو جہاں اور ایک تیری ذات ہے
بس کُن کے کہتے ہی یہاں پر دن وہاں پر رات ہے

کیسا ہے نظم و نسق جس میں کچھ کمی بیشی نہیں
رُوزِ ازل سے آج تک کوئی بھی تبدیلی نہیں

ساجھی نہیں ساتھی نہیں، مونس نہیں رہبر نہیں
تو ایک ایسی ذات ہے جس کا کوئی ہمسر نہیں

ہے ابتدا سے انتہا تک تیری طاقت اور زور
تجھ کو سمجھتا ہے وہی کرتا ہے جو بھی فکر و غور

تو ہے رحیم یکساں، اور ہے مددگار جہاں
دن کا محافظ ہے تو ہی، اور رات کا ہے پاسباں

ہے حِلم ایسا فاسق و فاجر بھی بس مسرور ہے
ہے قہر ایسا عابد و زاہد بھی ڈر سے چور ہے

اور رحم تیرا اپنے غصہ پہ ہے غالب برملا
تو نے کلام پاک میں اپنے یہ خود فرما دیا

تیرا کلام پاک تیرے وصف سے معمور ہے
پوری تری تعریف سے انسان تو معذور ہے

ہم پر ترے انعام اتنے گن نہیں سکتے ہیں ہم
ہے جسم کا اک ایک رویاں تیرا ممنونِ کرم

اسلام پر پیدا کیا کتنا بڑا انعام ہے
محبوب کی اُمت کیا یہ اور بھی اکرام ہے

پھر نسل کا ان کی شرف دے کر کیا ممتاز بھی
دونوں جہاں میں قرب ہو، اب بخش یہ اعزاز بھی

توفیق دے اس کام کی جس میں سراپا ہے رضا
ہر ہر قدم میرا، تری مرضی کے تابع ہو سدا

تسنیم ہو دونوں جہاں میں سُرخرو اور کامیاب
اب کھول دے مجھ پر الٰہی شفقت و رحمت کے باب

(۲)

حُبِ خدا، رسول ہو، اور سب کو چھوڑ دو
دُنیا کے ہر فراق سے دل اپنا موڑ دو

دُنیا کی بے ثباتی کا نقشہ ہے سامنے
اس بے وفا کو مرنے سے پہلے ہی چھوڑ دو

ہر کام میں خُدا کی خوشی کا خیال ہو
ہر گام اپنا منزلِ عقبیٰ پہ موڑ دو

گر چاہتے ہو حُسنِ عمل پر ہو خاتمہ
ہو تیز گام غفلت و سُستی کو چھوڑ دو

داغِ گنہ سے دامنِ ہستی کو پاک کر
دامن کو آنسوؤں سے بھگو کر نچوڑ دو

تسنیم اپنے کام سپردِ خدا کرو
کشتی خدا پہ چھوڑ کے لنگر کو توڑ دو

(۳)

جب سے لگی تری لگن زندگی ہوئی
دل کو سکون بھی ملا، رُوح میں تازگی ہوئی

جس نے نگاہِ غور کی حکمتیں منکشف ہوئیں
قلب کو روشنی ملی، دین میں پختگی ہوئی

چین اسے کبھی نہیں عیش و نشاط میں ملا
جس کی نظر کے سامنے بعد کی زندگی ہوئی

ذکر ترا سکون ہے، ذکر ترا جلائے دل
دل کو جِلا جو ہو گئی، دور یہ تیرگی ہوئی

کتنا مزا ہے یاد میں، کتنی تڑپ فراق میں
شکل ہے دھوپ چھاؤں کی خوب یہ زندگی ہوئی

جس نے گزاری زندگی تیری رضا کے کام میں
کہتے ہیں بندگی جسے اصل یہ بندگی ہوئی

میری طلب بھی کم نہیں، تیرے یہاں کمی نہیں
پھر مزا یہ کہ آج تک نفس کی بندگی ہوئی

کتنی خوشی کی بات ہے، موت ہو تیری یاد میں
پھر تو کہوں میں بار بار اب تری زندگی ہوئی

تیری بنوں میں کس طرح، دل میں تڑپ رہی تو کیا
کرتی رہی ادائیگی جیسی بھی بندگی ہوئی

(۴)

کعبۂ اقدس کی شان میں

اللہ کا گھر اور میں ہم ایسے گنہگار — یہ فضل ہے اس کا کہ کیا حاضرِ دربار
دل ہو گیا مسرور جو کعبہ نظر آیا — سب کلفتیں ہوئیں دور جو کعبہ نظر آیا
کیا تم سے کہوں کونسا نقشہ نظر آیا — ہم جسکو ترستے تھے، وہ کعبہ نظر آیا
آنکھوں نے جو دیکھا ہے بیاں ہو نہیں سکتا — جو نقش ہو دل پردہ عیاں ہو نہیں سکتا
ہے پردۂ اسود پہ جو تحریر سنہری — کعبے کے گلے میں ہے، وہ زنجیر سنہری
آؤ تو ذرا کعبہ کی سمت کو تو دیکھو — اللہ کے گھر دین کی شوکت کو تو دیکھو

انعام اور اکرام کی بارش یہاں دیکھو — اللہ کے بندوں پہ نوازش یہاں دیکھو
ادائیگیٔ ارکان کا جلسہ یہاں دیکھو — اللہ کے انوار کا جلوہ یہاں دیکھو
کوئی محوِ نماز، اور کوئی مصروفِ دعا ہو — کوئی گرمِ طواف اور کوئی سجدہ میں پڑا ہے
سعی میں ہو سرگرم کوئی یادِ خدا میں — مصروفِ تلاوت ہے یا کوئی حمد و ثنا میں
روتا ہو کوئی کعبے کے پردہ سے لپٹ کر — مشغولِ بکا ہو، درِ اقدس سے چمٹ کر
سجدے میں پڑے ہیں کوئی میزاب کے نیچے — کوئی روتے ہیں پکڑے ہوئے باب کے نیچے
تسلیم دعا کر، کہ یہ موقع ہے دعا کا — وہ باب کھلا ہے ترے مولیٰ کی عطا کا

اللہ ترے در سے نہ جائے کوئی خالی
محروم نہ ہو کوئی، کہ یہ باب ہے عالی

۵ رخصتی پر اظہارِ افسوس

کعبۂ اقدس سے یارب کیسے جایا جائے ہے
اس مبارک گھر سے منہ کو کیسے پھیرا جائے ہے

مرکزِ اسلام سے کیوں کر میں جاؤں ہند کو
دیکھ کر مسجد کو مندر کس سے دیکھا جائے ہے
ایک دن تھا آ رہے تھے کس قدر ہم شوق سے
اب وہی دل فکر میں جانے کے سویا جائے ہے
سنسنا اٹھتے ہیں جو سنتے ہیں جانے کی خبر
لاکھ سمجھاتے ہیں، دل ہاتھوں سے نکلا جائے ہے
یہ بتا تو ہمسفر، اٹھیں قدم کیوں کر مرے
ہے کشش ایسی کہ پائے دل تو پھسلا جائے ہے
جس کو دیکھا بعد مدت، چھوٹتا ہے آج وہ
بھر کے جی دیکھا نہیں ہے کیسے چھوڑا جائے ہے
کس قدر فرحت تھی حاصل اور کیسا انبساط
اطمینانِ قلب حاصل کر کے کھویا جائے ہے

مجھ سے اس بیتِ مقدس کی حقیقت کچھ نہ پوچھ
کیا بتاؤں میں کہ دل قابو سے نکلا جائے ہے

مجھ پہ کیا موقوف ہے یہ اہلِ دل سے پوچھیے
جس کو دیکھو کعبے پر آنسو بہاتا جائے ہے

جانے والے جا رہے ہیں دل کا حافظ ہے خدا
جو بچھڑ جائے ہے کفِ افسوس ملتا جائے ہے

آرزو ملنے کی ہے اپنے عزیزوں سے بہت
کعبۂ اقدس مگر کس دل سے چھوڑا جائے ہے

اے خدا تسنیم کو ہر دم زیارت ہو نصیب
سب عزیز و اقربا ہوں، پھر مزا آ جائے ہے

روضۂ اطہر کے سامنے

سلام اے رحمتِ عالم، سلام اے نورِ یزدانی
سلام اے فخرِ آدم، اور فخرِ نوعِ انسانی
سلام اے مالکِ کوثر، شفیعِ امتِ عاصی
سلام اے معدنِ لطف و کرم، محبوبِ سبحانی
سلام اے رونقِ کعبہ، سلام اے زینتِ طیبہ
سلام اے مظہرِ علم و ہدایت، شمعِ ایمانی
سلام اس ذاتِ اقدس پر، مدینہ جس کا مسکن ہے
سلام اس پر کریں جبریل جس کے در کی دربانی
ہوا پُر نور کعبہ آپ کے فیضِ ولادت سے
شبِ ظلمت ہوئی کافور، آئی صبحِ نورانی

پڑا پرتو عرب پر آپ کی صبحِ سعادت کا
ہوا روشن پڑی جس دم شعاعِ نورِ ایمانی

درخشاں روئے انور اور اس پر رعب کا عالم
نظر بھر کر کوئی کب دیکھتا تھا شکلِ نورانی

سبحان اللہ کیسا رعب ہے نامِ محمد میں
کہ سن کر کانپ اٹھا دہشت سے واں ایوانِ سلطانی

ہزاروں بادشاہ جن کا دلوں پر خوف طاری تھا
تیری آمد سے ان کا زور گھٹ کر ہوگیا پانی

چلا رحمت کا بادل کعبے سے اٹھ کر مدینہ کو
مدینہ ہوگیا رشکِ چمن اور جنتِ ثانی

کھلی قسمت کہ کاشانہ بنا گنجِ رسالت کا
زمیں کے بخت جاگے، کی قبول اس نے جو مہمانی

مدینہ کا بڑھا اقبال ایسا آپ کے دم سے
کہ وہ روئے زمیں پر آپ خود اپنا ہوا ثانی

ترے مسکن کے کوچہ کوچہ میں انوار کی بارش
سہانی صبحِ طیبہ ہے، شبِ طیبہ ہے نورانی

تڑپ کر مر گئے لاکھوں اسی کوچہ کی حسرت میں
نظر آئی نہ ان کو اخترِ تاباں کی تابانی

مری قسمت کہ میں دیکھوں دیارِ حضرتِ اقدس
مجھ ایسی بے حقیقت پر ہوا ہے فضلِ سبحانی

زہے قسمت زیارت روضۂ اطہر کی ہوتی ہے
زہے قسمت مری آنکھوں نے دیکھی جنتِ ثانی

تڑپ کر دم نکل جائے تو میرا بخت جاگ اٹھے
ترا مسکن مرا مدفن ہو، اور ہو ظلِ رحمانی

سلام اس خستہ دل تسنیم کا منظور فرمائیں
زہے قسمت اگر مقبول ہو جائے ثنا خوانی

سلام ان پر بھی جو پائین میں آرام فرما ہیں
سلامِ شوق، امیر المومنین اوّل و ثانی

(۷)

مدینہ طیّبہ سے رُخصتی پر اظہارِ افسوس

مدینہ کی مبارک سرزمیں کو چھوڑ دوں کیسے
دیارِ حضرتِ اقدس سے مُنہ کو موڑ لوں کیسے

بتا تو ہمسفر کیسے قدم اُٹھیں مدینے سے
مدینہ سے چلوں کیوں کر، مدینہ چھوڑ دوں کیسے

محبّت کی جو نسبت ہو گئی قائم مدینہ سے
کہو اس رشتۂ اُلفت کو اک دم توڑ دوں کیسے

کہاں ایسی زمیں ہو گی، کہاں یہ آسماں ہو گا
کہاں ایسے مناظر ہوں گے ان کو چھوڑ دوں کیسے

کہاں بابُ النساء، بابِ مجیدی کے مقدس در
حریمِ خاص کے جلوے، بتاؤ چھوڑ دوں کیسے

اذانیں پانچوں میناروں کی سُن کر وجد آتا ہے
مرے اللہ یہ پُر لطف منظر چھوڑ دوں کیسے

یہاں کے چپّے چپّے پر خدا کی رحمتیں نازل
مُنوّر اور مبارک سرزمیں کو چھوڑ دوں کیسے

نظارے ایسے دلکش اور مناظر دل فریب ایسے
میں اب ایسی بہارِ بے خزاں کو چھوڑ دوں کیسے

دلِ زخمی پہ اب ایک اور تازہ زخم لگتا ہے
درِ اقدس پہ حاضر ہو کے منہ کو موڑ لوں کیسے

دلِ بیتاب کو تھامے ہوئے چلتی تو ہوں لیکن
دوائے دردِ دل، خاکِ مدینہ چھوڑ دوں کیسے

درِ حضرت پہ حسرت سے نگاہیں پڑ رہی ہیں اب
یہی رہ رہ کے آتا ہے یہ منظر چھوڑ دوں کیسے

اجازت آپ سے لے لوں، سلامِ رخصتی کر لوں
دیارِ میزباں کو بے اجازت چھوڑ دوں کیسے

یہ ہے تسنیم کی خواہش کہ کچھ دن اور تو رہتی
مدینہ طیبہ کو اتنی جلدی چھوڑ دوں کیسے

(٨)

آپ سلطانِ مدینہ — آپ ہیں کانِ مدینہ
آپ ہیں جانِ مدینہ — کیسی ہے شانِ مدینہ

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوَدَاع
وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا مَا دَعَا لِلّٰہِ دَاع

سرِّ وحدت کے خزینہ — وحی سے معمور سینہ
زینتِ مکہ مدینہ — قلبِ مضطر کے سکینہ

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوَدَاع
وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا مَا دَعَا لِلّٰہِ دَاع

آپ محبوبِ خدا ہیں — اور حبیبِ کبریا ہیں
رحمتِ خلقِ خدا ہیں — ظلمتِ شب کی ضیا ہیں

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوَدَاع
وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا مَا دَعَا لِلّٰہِ دَاع

جامعِ صدق و صفا ہیں — معدنِ لطف و عطا ہیں
منبعِ جود و سخا ہیں — مشعلِ راہِ ہدیٰ ہیں

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوَدَاع
وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا مَا دَعَا لِلّٰہِ دَاع

آپ ختم المرسلیں ہیں — اور شفیع المذنبیں ہیں
مظہرِ دینِ متیں ہیں — مصدرِ علم و یقیں ہیں

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاع
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاع

آپ ہی خیر البشر ہیں — بے شبہ رشکِ قمر ہیں
راحتِ قلب و جگر ہیں — آپ ہی نورِ بصر ہیں

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاع
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاع

ہادیِ جن و بشر ہیں — شافعِ روزِ حشر ہیں
عاطفِ یوم الخطر ہیں — مانعِ نارِ سقر ہیں

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاع
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاع

آپ کو حق نے بُلایا — ہم کلام اپنا بنایا
مرتبہ کیسا بڑھایا — ایسا رتبہ کس نے پایا

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاع
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاع

دل مرا قربان اُن پہ — اور قربان جان اُن پہ
ہوں فدا سو جان اُن پہ — پھر نہ ہو احسان اُن پہ

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاع
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاع

شاق ہے مجھ پر یہ دوری — کیسے دیکھوں شکلِ نوری
آرزو ہو میری پوری — ہو مجھے قربِ حضوری

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاع
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاع

اب خدا لے جائے مجھ کو　　پھر وہاں پہنچائے مجھ کو
روضہ پھر دکھلائے مجھ کو　　یہ شرف مل جائے مجھ کو

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاع
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاع

سر کے بل طیبہ کو جاؤں　　اپنی آنکھیں واں بچھاؤں
جالیوں کے پاس آؤں　　حالِ دل اُن کو سناؤں

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاع
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاع

کیا کروں پیشِ رسالت　　ہے کہاں یہ قابلیت
حق ہے اے شمعِ ہدایت　　تم پہ صدقہ آدمیت

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاع
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاع

کیا کہے تسنیم قصہ　　اپنی بیتابی کا شکوہ
نقش ہے دل پر وہ نقشہ　　کب نظر آئے گا جلوہ

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاع
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاع

٩

جو ہیں مدینہ میں مقیم　　رہبرِ دینِ مستقیم
سرورِ جنتِ نعیم　　اُن پہ درود اور سلام
جو ہیں حبیبِ کبریا　　اور ہیں فخرِ انبیاء
جن کا ہے نام مصطفٰے　　اُن پہ درود اور سلام
آتا ہے لب پہ اُن کا نام　　یاد میں جس کی صبح و شام
رہتے ہیں جملہ خاص و عام　　اُن پہ درود اور سلام

کتنا پیارا ہے یہ نام — لیتے ہیں لوگ دل کو تھام
دل مزے لیتا ہے مدام — اُن پہ درود اور سلام
کتنی مٹھاس نام میں — کتنا مزا کلام میں
چاشنی کیسی کام میں — اُن پہ دُرود اور سلام
جن پہ فدا ہیں خاص و عام — جن کا دلوں میں ہے مقام
سب کی زباں پہ یہ کلام — اُن پہ درود اور سلام
رب کے دُلارے وہ نبی — حق کے ہیں پیارے وہ نبیؐ
اور ہمارے وہ نبی — اُن پہ دُرود اور سلام
دل میں لگی یہی لگن — کیسے مدینہ ہو وطن
اُن کی جُدائی ہے کٹھن — اُن پہ دُرود اور سلام
اب ہو عطا مجھے شرف — جاؤں میں پھر اُسی طرف
آنکھیں لگی ہیں جس طرف — اُن پہ دُرود اور سلام

خاکِ مدینہ لا صبا — اُن کی گلی کی خاک لا
خاک کے ذرّہ ہی دکھا — اُن پہ دُرود اور سلام
کتنے پہنچ گئے وہاں — کتنے تڑپ رہے یہاں
اُن میں ہے یہ بھی خستہ جاں — اُن پہ دُرود اور سلام
جن کو حضوری ہے نصیب — لوگ وہی ہیں خوش نصیب
کردے مجھے بھی تو قریب — اُن پہ دُرود اور سلام
ہے یہ تسنیم کی دُعا — کرلے قبول اے خدا
چین سے رکھ اسے سدا
اُن پہ دُرود اور سلام

١٠

سُن اے بادِ صبا تیرا گزر ہو مدینہ پر
سلامِ شوق پہنچانا، مِرا اس ذاتِ اقدس پر
سلامی پیش کر چکنا جب اس ماہِ رسالت پر
ادب سے عرض پھر کرنا، کہ میرا حال ہے ابتر
تمنائے دلی یہ ہے، مدینہ میرا مسکن ہو
وہی جائے سکونت ہو، وہی پھر میرا مدفن ہو

یہاں دن رات دُنیا اور دنیا کی کہانی ہے
نہ اب پاس شریعت ہے نہ شوقِ کامرانی ہے
کھنچے جاتے ہیں دل دنیا کی جانب جو کہ فانی ہے
نہ فکرِ عاقبت ہے اب، نہ فکرِ جاودانی ہے
تمنائے دلی یہ ہے، مدینہ میرا مسکن ہو
وہی جائے سکونت ہو، وہی پھر میرا مدفن ہو

سرِ بازار منہ کھولے، ہَوا کھانے کی ٹھانی ہے
اِدھر فیشن کا طوفاں ہے اُدھر اسکی کہانی ہے
خُدا کی بات ٹھکرا کر، دلوں کی بات مانی ہے
گئے ہیں بھول سب اسکو، کہ اک دن موت آنی ہے
تمنائے دلی یہ ہے، مدینہ میرا مسکن ہو
وہی جائے سکونت ہو، وہی پھر میرا مدفن ہو

کلیجہ منہ کو آتا ہے، مگر کچھ بس نہیں چلتا
جو کہنا چاہتی ہوں کچھ، تو کوئی بھی نہیں سُنتا
نیا رنگ جچ گیا ایسا، قدیمی رنگ نہیں جچتا
نہ واعظ کی نصیحت کا دلوں پر کچھ اثر پڑتا
تمنائے دلی یہ ہے، مدینہ میرا مسکن ہو
وہی جائے سکونت ہو، وہی پھر میرا مدفن ہو

یہ حالت ایسی بگڑی ہے، بنائے کچھ نہیں بنتی
کسی کی بات، اور کوئی ادا دل کو نہیں جچتی
بہت بےچین رہتی ہوں، مگر اپنی نہیں چلتی
طبیعت اب ہماری ہند میں بالکل نہیں لگتی

تمنائے دلی یہ ہے، مدینہ میرا مسکن ہو
وہی جائے سکونت ہو، وہی پھر میرا مدفن ہو

تمنا ہے چمن اسلام کا پھولا پھلا دیکھوں
جدھر دیکھوں اُدھر اللہ کا جلوہ نما دیکھوں
وہی انداز ایمانی، وہی طرز اور ادا دیکھوں
وہی ہمت شجاعت، اور وہی جود و سخا دیکھوں

تمنائے دلی یہ ہے، مدینہ میرا مسکن ہو
وہی جائے سکونت ہو، وہی پھر میرا مدفن ہو

تصور آپ کے در کا، نگہ میں روضۂ اطہر
حریم خاص کے پردے، پھر اس پر گنبدِ اخضر
اذانیں پانچوں میناروں کی دلکش اور دل پرور
فدا ہو جائے دل میرا، بہت پُرلطف ہے منظر

تمنائے دلی یہ ہے، مدینہ میرا مسکن ہو
وہی جائے سکونت ہو، وہی پھر میرا مدفن ہو

عجب ہے پُرنور، اور پُرکیف وہ طیبہ کی بستی ہے
جہاں پر رات دن، اللہ کی رحمت برستی ہے
ہے کتنی جاذبیت کہ طبیعت خود ہی کھنچتی ہے
تصدق اس پہ ہونے کے لیے دنیا ترستی ہے

تمنائے دلی یہ ہے، مدینہ میرا مسکن ہو
وہی جائے سکونت ہو، وہی پھر میرا مدفن ہو

یہی ہے آرزو دل کی کہ میں اُڑ کر پہنچ جاؤں
اور ایسی جاؤں کہ جا کر وہاں سے پھر نہ میں آؤں
انھیں کے روضۂ اطہر کی فرشِ راہ بن جاؤں
گزاروں زندگی قدموں پہ اُن کے اور مر جاؤں

تمنّائے دلی یہ ہے، مدینہ میرا مسکن ہو
وہی جائے سکونت ہو، وہی پھر میرا مدفن ہو

خدا رکھے تڑپ کو، اس تڑپ میں کتنی لذّت ہے
مزا اس کا وہی جانیں جنھیں اُن سے محبّت ہے
یہ لذّت ایسی ہے جو باعثِ راحت و فرحت ہے
فدا تسنیم ہو جائے تو اس کی عین قسمت ہے

تمنّائے دلی یہ ہے، مدینہ میرا مسکن ہو
وہی جائے سکونت ہو، وہی پھر میرا مدفن ہو

مجمع ہے آس پاس رسولِ امین کے
نکتے بتائے جاتے ہیں دینِ مبین کے
بھولے ہوؤں کو راستے بتلائے دین کے
آداب ان کو دیدیے علم و یقین کے

باطل کا زور گھٹ گیا، آیا جو دینِ حق
بس مُنکرانِ دین کے منہ ہو گئے تھے فق

ارقمؓ کے گھر میں ہوتی ہے تعلیم دین کی
واں چپکے چپکے ہوتی ہے تنظیم دین کی
ہر روز بڑھتی جاتی ہے تعظیم دین کی
دل میں اُترتی جاتی ہے تکریم دین کی

قدرت سے ہوتے جاتے ہیں سامان دن بدن
دل میں سما یا جاتا ہے ایمان دن بدن

جو فطرتاً تھے نیک وہ ہشیار ہو گئے
بس ایک ندائے حق سے وہ بیدار ہو گئے
تھے بت پرست حق کے پرستار ہو گئے
اللہ کی رضا کے طلب گار ہو گئے

اللہ کا حکم مان کے جنت خرید لی
پھر طرّہ یہ کہ اس کی رضا بھی خرید لی

قرآن ہے گواہ وہ جماعت تھی بہترین
جو خاتم النبیین کے ہم طرز و ہمنشین
تھے آفتاب لیک تھا احساس کمتریں
مخلوق ان کے فیض سے ہوئی بلند ترین

پیدا کیے گئے تھے وہ اس کام کے لیے
کوچہ بہ کوچہ پھرتے تھے اس کام کے لیے

نائب مناب حضرت محبوب کردگار
وہ یار غار حضرت بوبکرؓ ذی وقار
بچپن کے ساتھی ہمدم و ہمدرد و غمگسار
دنیا کو ان کی چاہ تھی جنت کو انتظار

راہِ خدا میں مال سب اپنا لٹا دیا
چھوڑا تھا گھر میں نام بس اللہ رسول کا

حضرت عمرؓ جو عادل و منصف تھے باوفا
فتح و ظفر نے چومے قدم جن کے بار بار
شام و عراق مصر و یمن کے تھے تاجدار
پیوند جن کے کپڑوں میں ہوتے تھے بیشمار

طرزِ نبیؐ کے تحت گزاری تھی زندگی
نانِ جویں کو کھا کے سنواری تھی زندگی

عثمان غنیؓ جو صاحبِ مال و منال تھے
جامع کلامِ پاک وہ نیکو خصال تھے
شرم و حیا میں آپ خود اپنی مثال تھے
جود و سخا میں اپنے رفیقوں کی چال تھے

دُو نورِ عین کے جو وہ شوہر تھے باصفا
نورین کا لقب انھیں سرکار سے ملا

حضرت علیؓ تھے فاطمہؓ لختِ جگر کے زوج
سردار تھے یہ فوج کے جو تھی خدا کی فوج
ایسا شجاع ملے گا نہ جتنا لگاؤ کھوج
شیرِ خدا تھے اوجِ ثریا پہ ان کی موج

خیبر کا قلعہ فتح کیا ایک آن میں
تم مجھ سے ہو، میں تم ہوں اُنکی ہے شان میں

عشرہ مبشرہ میں سے تھے یہ تو چار یار
چھؓ اور بھی تھے ملّتِ بیضا کے تاجدار
حضرت زُبیرؓ دین کے تھے تیغِ آبدار
تھا حضرت ابن عوفؓ کا جود و سخا شعار

حضرت سعیدؓ و سعدؓ بھی طلحہؓ بھی ذی شرف
دیں کو فروغ دینے میں پھرتے تھے سر بکف

تھے بوعُبیدہؓ اُمّتِ مرحوم کے امیں
زہد و ورع میں، تقویٰ میں بے مثل بالیقیں
یہ سب تھے وہ کہ ایک سے اک تھا بلند تریں
دنیا میں بھی عزیز تھے جنّت کے بھی مکیں

اللہ کے غلام تھے، شاہوں کے شاہ تھے
بے دست و پا ضعیف کے قلب و نگاہ تھے

تعریف کس کی میں کروں سب ہی تھے خوشخصال
خبابؓ بھی، خُبَیبؓ بھی، یاسرؓ بھی اور بلالؓ
اللہ نے بنایا تھا ان سب کو بے مثال
ان کے طفیل ان کی روش پہ ہو میری چال

انجام بہترین ہو، دنیا میں دین میں
لکھا ہو نیک خاتمہ میری جبین میں

مرضی پہ اپنے چلنے کی عادت نصیب کر
پیارے نبی کی پوری اطاعت نصیب کر
اس زندگی میں ان کی زیارت نصیب کر
مرنے کے بعد ان کی رفاقت نصیب کر

تسنیم کی ہو زندگی، اور موت شاندار
لطف و کرم کی بارشیں ہوں اس پہ بار بار

۱۲

یہ جو پوچھو کیسے حضورؐ تھے — تو کہوں سراپا ہی نور تھے
وہ دلوں کے کیف و سرور تھے — وہی سب کی آنکھوں کے نور تھے

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ، کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ، صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وہ نظر فریب جمال تھا — جو خود آپ اپنی مثال تھا
وہ جمال اور جلال تھا — کہ نظر کا جمنا محال تھا

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ، کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ، صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وہ سکون بخش نظر تری — وہ حیات بخش خبر تری
وہ زبان جادو اثر تری — وہ نگاہ جادو نظر تری

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ، کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ، صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

جو عرب میں پیدا ہوئے حضورؐ — زمیں آسماں ہوئے مثلِ نور
کہ فضا بھی ہو گئی رشکِ طُور — وہ جگہ بھی ہو گئی رشکِ حُور

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ، کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ، صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وہ نظر فریب بہار ہے — وہ عرب پہ آج نکھار ہے
کہ ہوا بھی نعتی طراز ہے — یہ گلی گلی کی پکار ہے

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ، کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ، صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وہ صبا بھی کرتی ہے شوخیاں — کہ دیوانی سی ہے رواں دواں
یہ خبر سُناتی ہے ہر زباں — کہ وہ آگئے ہیں عرب کی شاں

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ، کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ، صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

اِدھر آ صبا تجھے چوم لوں — جو خبر سنائی ہے پُرسکوں
وہاں بُت تو ہو گئے سرنگوں — یہاں آ گیا ہے رگوں میں خوں

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ، کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ، صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وہ قریش میں ایک ہی ذات تھے — قدم ان کے آبِ حیات تھے
ہمہ گیر جن کے نکات تھے — ہمہ وصف جن کی صفات تھے

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ، کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ، صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وہ عرب کے چشم و چراغ تھے — نہیں، بلکہ روحِ دماغ تھے
اس اُجاڑ نگری کے باغ تھے — جہاں بلبلیں نہ تھیں زاغ تھے

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ، کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ، صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

یہ خدا کے خاص حبیب ہیں — جو ہمارے دل کے طبیب ہیں
یہ ہمارے اچھے نصیب ہیں — کہ طبیبِ رُوحی طبیب ہیں

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ، کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ، صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وہ سپوت مُلکِ حجاز تھے — وہ عرب کے مایۂ ناز تھے
وہ وحی کے پیکرِ راز تھے — وہ دلوں کے آئینہ ساز تھے

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ، کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ، صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

بہ حضورِ قلب ہے یہ دعا — جو قبول کرلے تو اے خدا
وہ صفاتِ کاملہ کر عطا — ہو نصیب قربِ حضور کا

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ، کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ، صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

ہو درود ان پہ مرے سلام — بہ خلوص اور بصد احترام
ہو قبول گر یہ مرا کلام — تو خوشی ہو دل کو مرے مدام

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ، کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ، صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

س ۶۵ / ۷۸۳ / اردو ادب

۱۳

جب رسولِ زماں کی خبر آگئی — کفر کا دم گھٹا، مُردنی چھا گئی
رحمتِ حق چلی، نور برسا گئی — مشکِ عنبر کی ڈوبی ہوا آگئی

مرحبا مرحبا اے خوشا آمدی
حبذا حبذا، حق کے پیارے نبی

بُت ہوئے سرنگوں بتکدہ ہل گیا — قصرِ کسریٰ بھی دہشت سے دل کانپ اٹھا
آگ آتشکدوں کی بجھی جابجا — ہٹ گئی ظلمتِ شب کی کالی ردا

مرحبا مرحبا اے خوشا آمدی
حبذا حبذا، حق کے پیارے نبی

ظلمتِ شب میں ماہِ مبیں آگیا　　شور ہر سو، رسولِ امیں آگیا

مشعلِ راہِ دینِ متیں آگیا　　مہبطِ خاص روح الامیں آگیا

مرحبا مرحبا اے خوشا آمدی

حبذا حبذا، حق کے پیارے نبی

وہ دعائے خلیل اب پدیدہ ہوئی　　پہلوئے آمنہ سے ہویدا ہوئی

دولتِ دین کی آس پیدا ہوئی　　ملتِ دیں اب ان سے زندہ ہوئی

مرحبا مرحبا اے خوشا آمدی

حبذا حبذا، حق کے پیارے نبی

دینِ حق آگیا کفر باطل ہوا　　اب خدا کا کرم ان پہ شامل ہوا

مرکزِ دین مومن کا ساحل ہوا　　مقصدِ طالبِ دین حاصل ہوا

مرحبا مرحبا اے خوشا آمدی

حبذا حبذا، حق کے پیارے نبی

جوش میں آگئی رحمتِ ایزدی　　اب عرب کے چمن کی کلی کھل گئی

نغمہ زن بلبلیں ہیں بفرطِ دلی　　آج دنیا میں تشریف لائے نبی

مرحبا مرحبا، اے خوشا آمدی

حبذا حبذا، حق کے پیارے نبی

ایسی ہستی کہ دنیا چراغاں ہوئی　　ماہِ کامل کی صورت نمایاں ہوئی

کفر کی بستی جس سے ہراساں ہوئی　　مستفیدان سے مخلوقِ انساں ہوئی

مرحبا مرحبا، اے خوشا آمدی

حبذا حبذا، حق کے پیارے نبی

زینتِ دو جہاں آج پیدا ہوا　　فخرِ کون و مکاں آج پیدا ہوا

راحتِ قلب و جاں آج پیدا ہوا　　سب کا راحت رساں آج پیدا ہوا

مرحبا مرحبا، اے خوشا آمدی

حبذا حبذا، حق کے پیارے نبی

پیکرِ رازِ کُل آج پیدا ہوا   جامعِ وصفِ کُل آج پیدا ہوا
رحمتِ خلقِ کُل آج پیدا ہوا   مل گئی جس سے کُل آج پیدا ہوا

مرحبا مرحبا، اے خوشا آمدی
حبذا حبذا، حق کے پیارے نبیؐ

چاند بدلی سے نکلا اُجالا ہوا   حُسنِ کعبہ کا دیکھو دو بالا ہوا
یوں تو اعلیٰ تھا پر اور اعلیٰ ہوا   عکس پڑتے ہی سب سے نرالا ہوا

مرحبا مرحبا، اے خوشا آمدی
حبذا حبذا، حق کے پیارے نبیؐ

ہے نویدِ مسیحا کی جلوہ گری   یہ ہے اللہ کی اب کرم گستری
سب رسولوں پہ بخشی انھیں برتری   ختم ان پر رسالت کی ہے سروری

مرحبا مرحبا، اے خوشا آمدی
حبذا حبذا، حق کے پیارے نبیؐ

دینِ اسلام کا بول بالا ہوا   آج ہر ایک اللہ والا ہوا
کفر اور شرک کا اب انّا للہ ہوا   ظلمتِ شب کا منہ اور کالا ہوا

مرحبا مرحبا، اے خوشا آمدی
حبذا حبذا، حق کے پیارے نبیؐ

اب بتوں کے پجاری نمازی ہوئے   وہ سعید اور شہید اور غازی ہوئے
بہتر اوصاف والے حجازی ہوئے   حق ہوا ان کا، وہ حق سے راضی ہوئے

مرحبا مرحبا، اے خوشا آمدی
حبذا حبذا، حق کے پیارے نبیؐ

کیسی قسمت کہ صحبت نبیؐ کی ملی   تربیت پائی تھی دینی اور دنیوی
وہ خدا ناشناس از طفیلِ نبیؐ   دینِ حق پر چلے، ہو گئے سب ولی

مرحبا مرحبا، اے خوشا آمدی
حبذا حبذا، حق کے پیارے نبیؐ

ان کے صدقے میں مجھ پر ہو تیرا کرم — رحمتیں مجھ پہ نازل ہوں اب دم بدم
نیک ہو خاتمہ، دور ہو فکر و غم — تیری شبنم ہے اور یہ بابِ کرم

مرحبا مرحبا، اے خوشا آمدی
حبذا حبذا، حق کے پیارے نبی

۱۴

نویدِ مسیحا دعائے خلیل — محب اور محبوبِ ربِ جلیل
امامِ ہدیٰ صاحبِ سلسبیل — رسولِ خدا مہبطِ جبرئیل

لیے ساتھ میں ایک روشن دلیل
پئے عاصیاں بندگانِ ذلیل

رسولِ خدا خاتم المرسلین — حبیبِ خدا شافع المذنبین
مکمل ہوا جن پہ دینِ متین — منزل ہے جس پر کلامِ مبین

رموزِ الٰہی کے پیکر تھے وہ
خدا کے سوا سب سے بہتر تھے وہ

فضا نور سے بھر گئی اس گھڑی — عرب میں وہ پیدا ہوئے جس گھڑی
کلی دل کی بیساختہ ہنس پڑی — کہ یاں نور کی لگ گئی اب جھڑی

عجب پر ہوا فضلِ پروردگار
خزاں میں ہوئی آج فصلِ بہار

حجر اور شجر اور سبھی پتیاں — یہ آواز آتی تھی ان سے وہاں
خدا کے نبی آپ ہیں بیگماں — سلام علیک اے رسولِ زماں

تمہاری ہی آمد کے تھے منتظر
کہ یہ بزم تھی تم پہ ہی منحصر

ہے مرہونِ منت یہ سارا جہاں — کہ روشن ہوئے تم سے کون و مکاں
ضلالت کی اف گھری تاریکیاں — تھی برباد کن ایک سیلِ رواں

بدل اب گئے یاں کے لیل و نہار
کہ صبحِ سعادت ہوئی آشکار

وہ فخرِ دو عالم بشیر و نذیر — ہوئے جب مدینہ میں رونق پذیر
مدینہ کی حالت تھی بس ناگزیر — ہوئے ان سے سب لوگ روشن ضمیر

رہا ظلم باقی نہ غارت گری
شب و روز مولا کی فرمانبری

وہ مینار پانچوں وہ انکی اذاں — سہانی سحر اس کا دلکش سماں
چمک ذرّوں کی جیسے ہو کہکشاں — یہ نورانی شب تو بنی آسماں

ہے چاروں طرف نور کا آبشار
فضا ہے منوّر، ہوا مشک بار

مدینہ میں ہے دینِ حق کی بہار — چہکتی ہیں اب بلبلیں صد ہزار
زباں پر ہے طوطی کے یہ بار بار — خزاں دیدہ گلشن میں آئی بہار

مدینہ ہوا آج رشکِ حسین
مدینہ پہ ہے سایۂ ذوالمنن

وہ خیر البشر اور خیر الانام — رسولوں میں ہیں سب سے عالی مقام
ہیں اوصاف ان سب کے اندر تمام — ہزاروں درود ان پہ لاکھوں سلام

ہے ان پر سلام محبت گزیں
بنے جن کے دربان روح الامیں

سلامِ محبت اگر ہو قبول — درودوں کا ہدیہ بھی نذرِ رسولؐ
ہو عشقِ خدا اور عشقِ رسولؐ — یہی ہو شب و روز میرا اصول

ہمیشہ بحقِ رسولِ زمن
ہو تسنیم پہ سایۂ ذوالمنن

۱۵

مکّہ میں پڑی جان رسولِ عربیؐ سے
کعبہ کی بڑھی شان رسولِ عربیؐ سے
پیدا جو ہوئے آپ تو دنیا ہوئی روشن
تھا کفر بھی حیران رسولِ عربیؐ سے

جس نے بھی نگاہ ڈالی فدا ہو گیا بالکل
ظاہر ہوئی وہ آن رسولِ عربی ؐ سے

قسمت کھلی یثرب کی مدینہ ہوا موسوم
اسکی بھی بڑھی شان رسولِ عربی ؐ سے

آنکھیں کھلیں مدہوشوں کی معلوم ہوئے جب
اللہ کے فرمان رسولِ عربی ؐ سے

چھائی تھی گھٹا کفر و ضلالت کی عرب پر
اب کفر کا فقدان رسولِ عربی ؐ سے

جو طالبِ حق تھے، وہ سمٹ کر وہاں آئے
حاصل کیا ایمان رسولِ عربی ؐ سے

ایمان اور اسلام، نہی اور اوامر
سب کی ہوئی پہچان رسولِ عربی ؐ سے

منسوخ ہوئے ادیان ہوئے ختم صحیفے
جب مل گیا قرآن رسولِ عربی ؐ سے

(۱۶)

دل میں شوقِ نبی ؐ لب پہ ذکرِ نبی ؐ — رہتی ہے مجھ کو ہر وقت فکرِ نبی ؐ
دولتِ دین ہم کو انھیں سے ملی — کم ہے جتنا بھی ہو مجھ سے شکرِ نبی ؐ
کیسی سونی تھی بستی نہ تھے آپ جب — ہو گیا دم میں آباد شہرِ نبی ؐ
کفر و ظلمت کی تاریک شب ہر جگہ — روشنی پھیلی آیا جو دورِ نبی ؐ
راہِ حق پر چلا جو ہوا کامیاب — اور مضبوط پکڑے جو طورِ نبی ؐ
آج طیبہ کی خوشبوں کا عالم نہ پوچھ — ہے گلی کوچے میں نور و شورِ نبی ؐ
ہو سلاموں کا تحفہ بھی پیشِ حضور — اور درودوں کا ہدیہ بھی نذرِ نبی ؐ

اب تو تسنیم کا ہو یہی مشغلہ
بس درود و سلام اور ذکرِ نبی ؐ

۱۷

وہ رسولِ پاکؐ جن کی ذات ہے ذاتِ کریم
وہ رسولِ پاکؐ جو ہیں صاحبِ لطفِ عمیم
وہ رسولِ پاکؐ جو ہیں پاک طیبہ میں مقیم
منبعِ جود و کرم، اور پیکرِ خلقِ عظیم

اِن نلت یا ریح الصّبا یوماً الیٰ دارِ الحرم
بلّغ سلامی روضۃً فیہا النّبیُّ المحترم

وہ رسولِ پاکؐ جن کی شان ہے شانِ عجب
فخرِ آدم، فخرِ عالم، ماہِ تابانِ عرب
وہ جو ہیں شاہِ مدینہ اور سلطانِ عرب
جن کی ذاتِ پاک سے ہوتی ہے پہچانِ عرب

اِن نلت یا ریح الصّبا یوماً الیٰ دارِ الحرم
بلّغ سلامی روضۃً فیہا النّبیُّ المحترم

آپ کی ذاتِ گرامی دافعِ نکبت ہوئی
آپ کی بعثت سے دنیا صاحبِ ملت ہوئی
آدمیت آ گئی، حیوانیت رخصت ہوئی
دور اس صبحِ سعادت سے شبِ ظلمت ہوئی

اِن نلت یا ریح الصّبا یوماً الیٰ دارِ الحرم
بلّغ سلامی روضۃً فیہا النّبیُّ المحترم

کیسا جوہر کانِ بطحا نے نکالا بے مثال
جس کی تابش پر تصدّق موتی اور قربان لعل
سیرت ایسی جس کی مدحت ہے خدائے ذوالجلال
صورت ایسی جس کی دنیا میں نہیں کوئی مثال

اِن نلت یا ریح الصّبا یوماً الیٰ دارِ الحرم
بلّغ سلامی روضۃً فیہا النّبیُّ المحترم

مظہرِ علم و ہدایت، چشمۂ راہِ ہُدیٰ
رہبرِ دینِ طریقت، منبعِ جود و سخا
سرورِ دنیا و دیں، اور رحمتِ خلقِ خدا
جن کی آمد سے جہاں میں نور کی پھیلی ضیا

إن نلت یا ریح الصبا یوماً إلی دار الحرم
بلّغ سلامی روضةً فیها النبیّ المحترم

شمس الضحیٰ، بدر الدجیٰ، نور الہدیٰ، نورِ خدا
یٰسین طٰہٰ ہاشمی، خیر البشر، خیر الوریٰ
حامد و محمود، احمد، وہ حبیبِ کبریا
رحمۃٌ للعالمیں حضرت محمد مصطفیٰ

إن نلت یا ریح الصبا یوماً إلی دار الحرم
بلّغ سلامی روضةً فیها النبیّ المحترم

وہ صفت میں سب نبیوں سے کہیں بالا بھی ہے
ہے تو ختم المرسلیں، پر اول و اعلیٰ بھی ہے
مالکِ کوثر بھی ہے اور سرورِ دنیا بھی ہے
کوئی ایسا فرد کامل آج تک پیدا بھی ہے

إن نلت یا ریح الصبا یوماً إلی دار الحرم
بلّغ سلامی روضةً فیها النبیّ المحترم

ہے حبیبِ کبریا اور شانِ محبوبی بھی ہے
سارا جہاں زیرِ نگیں، اور سیرِ لاہوتی بھی ہے
حسنِ یوسفؑ، شکرِ نوحؑ، اور صبرِ ایوبی بھی ہے
ہے سلیماں کا شکوہ، اور زہدِ داؤدی بھی ہے

إن نلت یا ریح الصبا یوماً إلی دار الحرم
بلّغ سلامی روضةً فیها النبیّ المحترم

خوب صورت خوب سیرت خوش خصال خوش خرام
جن کی خاطر ہے بنا دُنیا کا یہ سارا نظام
جن کے روح القدس دربان بادشہ جن کے غلام
اس مقدس ذات پر تسنیم کے لاکھوں سلام

اِنْ نَلْتَ یَا رِیْحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلٰی دَارِ الْحَرَمِ
بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوْضَۃً فِیْهَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَمِ

۱۸

اے جذبۂ دل مجھ کو اس گھر کے قریں لے چل
جس جا پہ وہ رہتے ہیں اس در کے قریں لے چل
اے بادِ صبا تو گنبدِ خضرا کے قریں لے چل
اے دیدِ تمنا روضۂ اطہر کے قریں لے چل

اے شوقِ رسا لے چل بلّٰہ وہیں لے چل
جس در کی تمنّا ہے اس در کے قریں لے چل

اک مرتبہ جا کے پھر اب تک نہ ہوا جانا
ہم تو یہ سمجھتے تھے، پھر ہو گا کبھی آنا
اے بادِ صبا تو ہی پیغام یہ پہنچانا
اب تو بہت ہی مشکل لگتا ہے میرا آنا

اے شوقِ رسا لے چل، بلّٰہ وہیں لے چل
جس در کی تمنا ہے، اس در کے قریں لے چل

اللہ وہ دن ہو گا، ہم پھر وہاں جائیں گے
ہاں روضۂ اطہر کو پھر دیکھ جو پائیں گے
اس دیدۂ دل میں ہم اس گھر کو سمائیں گے
خاکِ درِ اقدس کو آنکھوں سے لگائیں گے

اے شوقِ رسا لے چل، بلّٰہ وہیں لے چل
جس در کی تمنّا ہے، اس در کے قریں لے چل

جب آنکھ اُٹھاتی ہوں روضہ نظر آتا ہے
اس روضہ کی جالی کا نقشہ نظر آتا ہے
طیبہ کی گلی کا ایک ایک ذرّہ نظر آتا ہے
اللہ کی قدرت کا جلوہ نظر آتا ہے

اے شوقِ رسا لے چل، لِلّٰہ وہیں لے چل
جس در کی تمنّا ہے، اس در کے قریں لے چل

اللہ کا جلوہ ہے دربارِ رسالت میں
انوار کی بارش ہے درگاہِ نبوّت میں
ہیں طالبِ دینِ حق سرکار کی خدمت میں
سب مست ہیں بے خود ہیں میخانۂ وحدت میں

اے شوقِ رسا لے چل، لِلّٰہ وہیں لے چل
جس در کی تمنّا ہے، اس در کے قریں لے چل

پیدا جو وہاں ہوتی ہیں ان کے زمانے میں
ہر وقت مزے لیتی، بس ان کے ترانے میں
دُنیا میں جو رونق تھی وہ اُن کے زمانے میں
اس وقت جو لذت ہے، صرف اُن کے فسانے میں

اے شوقِ رسا لے چل، لِلّٰہ وہیں لے چل
جس در کی تمنّا ہے، اس در کے قریں لے چل

اللہ رکھے مجھ کو آپ ہی کی محبت میں
رگ رگ میں سرایت ہو، بس جائے طبیعت میں
وحدت کا ہو رنگ مجھ پر، ڈوبی ہوں شریعت میں
اور موت جب آئے تو آئے اسی حالت میں

اے شوقِ رسا لے چل، لِلّٰہ وہیں لے چل
جس در کی تمنّا ہے، اس در کے قریں لے چل

تسنیم کی خواہش ہے طیبہ میں رہوں جا کر
واں خاک کے ذرّوں کو آنکھوں سے ملوں جا کر
جو کچھ مجھے کہنا ہے، خود ان سے کہوں جا کر
یہ نظمیں حضوری میں، میں خود ہی پڑھوں جا کر

لے شوق رسا لے چل، بِلّٰہ وہیں لے چل
جس در کی تمنا ہے، اس در کے قریں لے چل

۱۹

اللہ اللہ کتنے حسین تھے مرے سرکار عالیجاہ
ہیچ لگتے تھے سب کی نظر میں ان کے آگے مہر و ماہ
کیسی صورت اللہ اللہ نور کی مورت صلّی اللہ
عبداللہ کے گھر کے اُجالے، آمنہ کے ناز و نعم کے پالے
شمع ہدایت کے پیکر بن کر دنیا کو دکھلا دی راہ
کیسی صورت اللہ اللہ نور کی مورت صلّی اللہ

سیرت میں بھی سب سے عالی، صورت میں بھی سب سے نرالے
روئے منوّر، جسم مطہر، پاکیزہ تر سبحان اللہ
کیسی صورت اللہ اللہ، نور کی مورت صلّی اللہ
غارِ حرا میں جا کے تنہائی میں کرتے تھے یاد خدا کی
بھوک جو لگتی ستّو کھاتے اور کرتے تھے ذکر اللہ
کیسی صورت اللہ اللہ، نور کی مورت صلّی اللہ
غارِ حرا سے جب نکلے ایک نادر تحفہ لے کر نکلے
دین کی وہ دولت لے کر آئے جس کیلیے تھے چشم براہ
کیسی صورت اللہ اللہ، نور کی مورت صلّی اللہ
کام تو نیکی کے بچپن ہی سے کرتے چلے آئے تھے حضورؐ
خود بھی نیکی کرتے اور سب کو بتاتے تھے راہ
کیسی صورت اللہ اللہ، نور کی مورت صلّی اللہ

کتنا اچھا منظر ہے شہر طیبہ اب کتنا دلکش ہے

دربار بھی عالی، سرکار بھی عالی ماشاء اللہ سبحان اللہ

کیسی صورت اللہ اللہ، نور کی مورت صلی اللہ

دیکھو تو تسنیم رحمت اسکی کیسا بنایا ہو پیارا نبی

پیارے نبی پر میں ہوں قربان دیدہ و دل فرشِ راہ

کیسی صورت اللہ اللہ نور کی مورت صلی اللہ

۲۰

جو عرب میں پیدا ہوئے نبی تو زمین سوتے سے جاگ اُٹھی

وہاں چار سو یہ پکار تھی، کہ ہمارے اچھے دن آ گئے

یہ عرب پہ فضلِ خدا ہوا، جو رسول جلوہ نما ہوا

وہ رسول کون عطا ہوا، جو عرب کی شان بڑھا گئے

جہاں دن کو رات تھی سربسر، جہاں ظلمتوں میں چھپی سحر

جہاں کفر پورے کمال پر، وہاں آج راہبر آ گئے

وہ چراغِ دین جلا گئے، اسی لو سے نار بجھا گئے

وہ بنائے کفر مٹا گئے، نئی ایک لاگ لگا گئے

وہ نشیمن ان کا اُجاڑ کے، وہی بیخ کفر اُکھاڑ کے

وہ غبارِ گرد کو جھاڑ کے، وہاں باغِ دین لگا گئے

جو ذلیل قومِ دگر میں تھے، جو حقیر سب کی نظر میں تھے

نہ کسی بشر کے اثر میں تھے، وہی کُل جہان پہ چھا گئے

تھے جو صدیوں کفر میں مبتلا، انھیں چند دن میں کیا رہا

جو کسی سے برسوں نہ ہو سکا، وہ حضور کر کے دکھا گئے

کہیں بت کی پوجا تھی سربسر، کہیں آگ پجتی تھی بے خطر

کہیں پتھروں پہ جھکے تھے سر، انھیں ایک در پہ جھکا گئے

شب و روز ظلم پہ بستہ کر تُلے رہتے تھے جنگ و جدال پر

وہی قوم کے ہو گئے راہبر، سبق ان کو ایسا پڑھا گئے

سبھی لوٹ مار میں تیغ زن، یہی پیشہ ان کا یہی چلن،
یہ کمال ان کا تھا اور فن، انھیں گلّہ بان بنا گئے

ہو قساوتِ قلب کا کیا بیاں، کیا دفن سیکڑوں لڑکیاں
نہ خدا کا ڈر نہ ترس وہاں، انھیں ایک نکتہ[1] بتا گئے

جو بتوں کے عشق میں چور تھے، جو خدا سے کوسوں ہی دور تھے
وہ فدائے ربِ غفور تھے، لگن ان میں ایسی لگا گئے

تھے حقیقتوں سے وہ بے خبر، نہ یہاں کا غم نہ وہاں کا ڈر
انھیں ہوش آگیا سر بسر، جو نظر سے پردے اٹھا گئے

جوں ہی ہوش آیا سنبھل گئے، وہیں طرز ان کے بدل گئے
سبھی ایک سانچے میں ڈھل گئے، جو دلوں کے پردے ہٹا گئے

وہ کہاں تھے ان کو کہاں کیا، انھیں فخرِ دورِ زماں کیا
یہی کیا انھیں اہلِ جناں کیا، وہ حیاتِ جاوداں پا گئے

(۱) بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ

وہ کلیم ہے، وہ خلیل ہے، وہ حبیبِ ربِّ جلیل ہے
کہاں کافی اتنی دلیل ہے وہ تو لاکھوں مرتبے پا گئے

بہ طفیلِ احمدِ مصطفےٰ مجھے ہو مقام وہی عطا
ہو سراپا جس میں تیری رضا، وہی جس کی حرص دلا گئے

۲۱

عرب کا چمن آج پھولا پھلا ہے

اگلی حالت نہ پوچھ، کچھ نہ تھی سوجھ بوجھ، بس لڑائی کی سوجھ
ــــــ ہوش اس کا رہا ہے
عرب کا چمن آج پھولا پھلا ہے

بت تھے گھر گھر رچے، رب کے دل میں بسے، یادِ مولیٰ کسے
ــــــ دل تو سویا ہوا ہے
عرب کا چمن آج پھولا پھلا ہے

ایسے بگڑے چلن، کفر تھا خندہ زن، تھے اسی میں مگن

ـــــــ آج رہبر ملا ہے

عرب کا چمن آج پھولا پھلا ہے

آئے حق کے نبیؐ، لائے امر و نہی، ہو گئی آگہی

ـــــــ دینِ حق مل گیا ہے

عرب کا چمن آج پھولا پھلا ہے

دھوم گھر گھر مچی، آئے میرے نبیؐ، زندگی ہو گئی

ـــــــ آج فضلِ خدا ہے

عرب کا چمن آج پھولا پھلا ہے

کیسی پیاری ادا، جس پہ دنیا فدا، جو ہے سب سے جدا

وہ رسولِ خدا ہے

عرب کا چمن آج پھولا پھلا ہے

خاتم المرسلینؐ، شافع المذنبینؐ، اور صادق امینؐ

ـــــــ دین کا رہنما ہے

عرب کا چمن آج پھولا پھلا ہے

واہ کیا شان ہے، آن اور بان ہے، کفر حیران ہے

ـــــــ کیسا دلبر ملا ہے

عرب کا چمن آج پھولا پھلا ہے

دینِ حق آ گیا، ہر طرف چھا گیا، نور برسا گیا

ـــــــ خوب پھیلی ضیا ہے

عرب کا چمن آج پھولا پھلا ہے

بت ہوئے سرنگوں، ان کی حالت زبوں، رنگ ہے نیلگوں

ـــــــ کیسی کھسکی ہوا ہے

عرب کا چمن آج پھولا پھلا ہے

اب زمینِ چمن ہوئی رشکِ چمن، ہے خوشی کا چلن
شور اب یہ مچا ہے
عرب کا چمن آج پھولا پھلا ہے

خوشبو پہنچی کہاں، تا زمیں آسماں، خوش ہیں اب انس و جاں
جو نیا گل کھلا ہے
عرب کا چمن آج پھولا پھلا ہے

حق کے پیارے نبی ہیں ہمارے نبیؐ اور تمہارے نبیؐ
حق نے ہم کو دیا ہے
عرب کا چمن آج پھولا پھلا ہے

پڑھ درود و سلام، باخلوص تمام، اور بصد احترام
شورِ صلِّ علیٰ ہے
عرب کا چمن آج پھولا پھلا ہے

کام تسنیم کر، دین کے سربسر، خود کو مشغول کر
جس میں حق کی رضا ہے
عرب کا چمن آج پھولا پھلا ہے

۲۲

تم حبیبِ کبریا ہو، تم پہ ہوں لاکھوں سلام
مظہرِ دینِ خدا ہو، تم پہ ہوں لاکھوں سلام

شافعِ محشر ہو تم، اور ساقیِ کوثر ہو تم
پیشوائے انبیاء ہو، تم پہ ہوں لاکھوں سلام

منبعِ جود و کرم اور صاحبِ لطفِ عمیم
رحمتِ خلقِ خدا ہو، تم پہ ہوں لاکھوں سلام

خاتمِ رسل بھی ہو، اور رہبرِ منزل بھی ہو
مشعلِ راہِ ہدیٰ ہو، تم پہ ہوں لاکھوں سلام

جامعِ وصفِ رُسل، محبوبِ حق عزّوجل
پیکرِ نورِ خدا ہو تم پہ ہوں لاکھوں سلام

بدرِ کامل ہے خجل، اور مہرِ تاباں مضمحل
شمس الضّحیٰ، بدر الدّجیٰ ہو تم پہ ہوں لاکھوں سلام

ہے جبیں جلوہ فگن، اور جسم ہے مشکِ ختن
حُسنِ یوسفؑ بھی فدا ہو، تم پہ ہوں لاکھوں سلام

زینتِ کون و مکاں، اور رونقِ بزمِ جہاں
بزمِ وحدت کی ضیا ہو، تم پہ ہوں لاکھوں سلام

رحمتِ حق بن کے لی تم نے خبر ہر ایک کی
رحمت ہر دو سرا ہو، تم پہ ہوں لاکھوں سلام

اب تو ہے خواہش یہی تسنیم کی میرے نبیؐ
میری جاں تم پر فدا ہو تم پہ ہوں لاکھوں سلام

٢٣

حضرتِ اقدس، مرسلِ خاتم صلّی اللہُ علیہ وسلّم
مظہرِ دیں اور رہبرِ عالم صلّی اللہُ علیہ وسلّم

صُبحِ سعادت، مہرِ درخشاں ظلمتِ شب میں اختر تاباں
حُسنِ سراپا، نورِ مجسّم صلّی اللہُ علیہ وسلّم

جسمِ مُطہر کتنا معطّر روئے مبارک ماہِ منوّر
دلکش باتیں شیریں تبسّم، صلّی اللہُ علیہ وسلّم

رحمتِ عالم، خلقِ مجسّم، جس پہ گواہ قرآنِ کریم
عبد و آقا کے یکساں ہمدم صلّی اللہُ علیہ وسلّم

شاہِ عرب اور شانِ مدینہ، فخرِ عرب سُلطانِ مدینہ
صاحبِ کوثر، مالکِ زمزم صلّی اللہُ علیہ وسلّم

شہر ہے ان کا پاک مدینہ، کُحلِ بصر ہو خاکِ مدینہ
جب سے آئے خوش بخت قدم صلی اللہ علیہ وسلم

جسم مزکّی، رُوح مصفّا، قلب منوّر حسن میں یکتا
ظاہر و باطن، نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم

جود و سخا اور لطف و عطا، شیوہ ان کا ہو مہر و وفا
رافت و رحمت اور حلم و کرم صلی اللہ علیہ وسلم

ان کی آمد رحمتِ یزداں، ان کی بعثت بخششِ رحماں
خلقِ خدا کے رہبرِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

زینتِ مکہ، جانِ مدینہ، میں ہوں قربانِ مدینہ
کوچہ کوچہ میں نقشِ قدم صلی اللہ علیہ وسلم

مظہرِ دین و رہبرِ کامل، جن پہ ہوا ہو دین مکمل
وحیِ خدا کے پیکرِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

حق و باطل کا فرق مٹایا، ظلم و ستم کو جڑ سے مٹایا
کعبہ پر لہرایا دین کا پرچم صلی اللہ علیہ وسلم

نور ہے جس کا سب سے اوّل، بعثت جس کی سب سے آخر
سب سے مؤخر، سب پہ مقدم صلی اللہ علیہ وسلم

خلقت جس کی سب سے بہتر، بعثت جس کی توحید کی مظہر
جس کا مدّاح خالقِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

۲۴

درود پڑھو زائرینِ حرم تم، قریب اب دیارِ حبیب آگیا ہے
سلامی کرو با ادب پیشِ خدمت محمد کا روضہ قریب آگیا ہے
نگاہوں سے کہہ دو نگاہیں جھکا دیں مناظر سے گلیوں کے ہوں لطف اندوز
زیارت کے متوالو! آنکھ کھولو کہ وہ سبز گنبد قریب آگیا ہے
محمد کے شیدائی آنکھیں بچھا دو کہ آنکھیں بچھانے کا موقع یہی ہے
چلو سر کے بل اس مقدس زمیں پر کہ وہ پاک طیبہ قریب آگیا ہے

مدینہ کی گلیوں میں تھا شور ہر سو کہ تشریف لائے ہیں خیر البشر اب
کریں شکر اللہ کا کس طرح ہم کہ ہم میں خدا کا حبیب آگیا ہے

چمک اٹھا طیبہ کا ہر ایک ذرہ گویا چاند تارے اتر آئے یاں پر
زبانوں پہ سب کے یہی تھا ترانہ وہ محبوبِ ربِّ مجیب آگیا ہے

ہے دور کوسوں ہی عقل و خرد سے نہ سمجھے حقیقت ہی کیا زندگی کی
خدا کے نبیؐ دین لیکر جو آئے نگاہوں میں نقشہ عجیب آگیا ہے

پکار اٹھا تاریک طبقہ دلوں کی کثافت ہوئی دور روشن ہوا دل
کہ امراضِ باطن کی اصلاح کرنے خدا کی طرف سے طبیب آگیا ہے

سنو حاجیو جب حرم میں پہنچنا تو اک کام بِلّٰہ تم یہ بھی کرنا
سلام محبت مرا پیش کرنا کہ قسمت سے موقع نصیب آگیا ہے

جو میدان عرفات میں تم پہنچنا تو دنیا و دیں کی دعا حق سے کرنا
اور اپنی دعاؤں میں ہمیں یاد رکھنا کہ حج کا فریضہ قریب آگیا ہے

مقدر سے تسنیم پہنچے وہاں پر تو سمجھوں کہ دولت ملی دو جہاں کی
ہوئی یاور آج قسمت ہماری ترقی پہ اپنا نصیب آگیا ہے

۲۵

وہ طیبہ والی کی سرکار عالی

وہ پیارے نبی ہیں جو امت کے والی
اس امت کے والی کا دربار عالی
وہ طیبہ والی کی سرکار عالی

وہ حسنِ سراپا، وہ خُلقِ مجسم
ادا ایک سے ایک بانکی نرالی
وہ طیبہ والی کی سرکار عالی

وہ صورت کہ شرمائے ہے چاند جس سے
وہ پُر نور چہرہ پہ کملی بھی کالی
وہ طیبہ والی کی سرکار عالی

خُداداد دانتوں میں تھی آب ایسی
ہوں قرباں جواہر تصدّق لآلی
وہ طیبہ کعبہ والی کی سرکار عالی

ہیں نامِ مُبارک جو احمد محمدؐ
نرالے ہیں وہ صفت بھی نرالی
وہ طیبہ کعبہ والی کی سرکار عالی

ہے کعبہ میں طیبہ میں جلوہ تمہارا
کہیں ہے جلالی، کہیں ہے جمالی
وہ طیبہ کعبہ والی کی سرکار عالی

خدا مجھ کو پہنچا دے جو آپ کے در
تو جی بھر کے دیکھوں وہ روضہ کی جالی
وہ طیبہ کعبہ والی کی سرکار عالی

عطا کر مجھے از طفیلِ محمدؐ
تمنائے بُوذرؓ و عشقِ بلالیؓ
وہ طیبہ کعبہ والی کی سرکار عالی

مجھے اپنے مقبول بندوں میں کرلے
جماعت جو گزری ہے اللہ والی
وہ طیبہ کعبہ والی کی سرکار عالی

ہے تسنیم کو ناز تیرے کرم پر
کہ در پہ بُلا کے نہ پھیرے گا خالی
وہ طیبہ کعبہ والی سرکار عالی

۲۶

تمہاری آل میں ایک خاکسار ہم بھی ہیں
چمن میں ایک شجر خاردار ہم بھی ہیں

تمھارے اُمتی ہیں یہ شرف ہی کیا کم ہے
اب ہے یہ فخر کہ تم میں شمار ہم بھی ہیں

جو نسبت آپ سے دیتے ہیں شرم آتی ہے
کہ اپنے حال پہ خود شرمسار ہم بھی ہیں

تمھاری آل میں ہونے کا جو شرف بخشا
رہینِ منتِ پروردگار ہم بھی ہیں

کبھی وطن تھا ہمارا یہی دیارِ حبیبؐ
پر اب تو یاں پہ غریب الدیار ہم بھی ہیں

درِ حضورؐ جو میرا ٹھکانا بن جائے
تو پھر کہیں گے کہ اہلُ الدیار ہم بھی ہیں

تمھاری یاد میں لاکھوں ہیں مضطرب بیکل
تڑپنے والوں میں ایک بے قرار ہم بھی ہیں

نصیب والوں کو ملتی ہے خاکِ پائے حضورؐ
پہ مستحق مدینے کے اے شہر یار ہم بھی ہیں

صبا جو تیرا گزر ہو تو عرض یہ کرنا
کہ حاضری کے لیے بے قرار ہم بھی ہیں

خدا سے کہتے ہیں مقصود میرا حاصل ہو
کہ تیرے بندوں میں ایک دلفگار ہم بھی ہیں

تمھارے چاہنے والے بھی اس زمانے میں
ہر ایک کہتا ہے کہ جاں نثار ہم بھی ہیں

۲۷

یہ کس کی آمد آج ہے ہر ایک کو انتظار ہے
نگاہِ شوق رہ گزر کی سمت بار بار ہے

یہ کس کی تشریف آوری ہے مدینہ ہی بہار پر
کہ اس کے ہر چہار سمت نور کی آبشار ہے

مدینہ کی گلی گلی بقعۂ نور ہو گئی
فضا بھی ضو فشار ہے، ہوا بھی نور بار ہے
یہ چاند نکلا کون سا، فلک بھی دم بخود ہوا
کہ دن میں چھٹکی چاندنی عجیب پُر بہار ہے
گھٹائے رحمت آ گئی، کرم کی بارش ہو گئی
نظر نظر بہار ہے، بہار در بہار ہے
فرشتے بھی فلک سے اب پئے سلام اُتر پڑے
عماری تھا مکہ ہر اک قطار در قطار ہے
صبا بھی اُڑ کے آ گئی، نوید یہ سنا گئی
وہ دیکھو آ گئے ہیں اب کہ جن کا انتظار ہے
سبھوں نے یہ خبر سنی کہ خوشی سے چہرے کھل گئے
بڑھے چلو بڑھے چلو کہ چار سو پکار ہے

جلوسِ استقبالیہ چلا وفورِ اشتیاق میں
خوشا نصیب کہ آمدِ حبیبِ کردگار ہے
یہ شخصیت وہی ہے جو عرب کا دُرِّ یتیم ہے
کہ جس کے ایک ہی اشارے پہ یہ کل جہاں نثار ہے
مدینہ ہے عروج پر یہ بخت کی ہے یاوری
کہ اس کی سرزمین پر عرب کا تاجدار ہے

(۲۸)

حضرت محمد مصطفیٰؐ کی شانِ عالی دیکھنا
سارے عالم کے نبیوں سے نرالی دیکھنا
خوبصورت، پاک سیرت، نیک طینت بے مثال
صورت و سیرت سراپا نور والی دیکھنا
مسکراہٹ زیرِ لب پر نور وہ دانتوں کی آب
وہ رسیلی آنکھوں میں ڈوروں کی لالی دیکھنا

ہے اِدھر کالی گھٹا میں بدرِ کامل کا ظہور
اب ذرا اس چاند پہ کملی بھی کالی دیکھنا

دلکشی بھی رعب بھی مانندِ بدر و آفتاب
دونوں رُخ شانِ جمالی اور جلالی دیکھنا

کیا کروں تعریف ان کی اور کن الفاظ میں
بے شبہ بھی ہر اَدا بانکی نرالی دیکھنا

رافت و رحمت کے پیکر صاحبِ خُلقِ عظیم
جس پہ ہے قرآں گواہ وہ خُلق عالی دیکھنا

دُشمنوں کے ساتھ بھی رحم و کرم کا معاملہ
شان یہ عفو و کرم پہ ظرف عالی دیکھنا

جس نے دیں ایذائیں ان کے واسطے کی ہے دُعا
قلب پاکیزہ رہا نفرت سے خالی دیکھنا

ظلمتِ شب میں جو آیا دین کا وہ شب چراغ
ساری دُنیا ہو گئی اس سے اُجالی دیکھنا

ایک نگاہِ فیض نے لاکھوں کو انساں کر دیا
کُل جماعت ہو گئی اللہ والی دیکھنا

گر مطالعہ کرنا ہو مقصود کُل اصحابؓ کا
تو غنا بوذرؓ کا اور عشقِ بلالیؓ دیکھنا

رنگ وحدت کا چڑھا ایسا سبھی میں رنگ گئے
بُوئے وحدت ہر رگ و پے میں بسالی دیکھنا

کیسی شانِ تربیت تھی اور کیسا عزم تھا
ساری بستی نور کے سانچے میں ڈھالی دیکھنا

آج بھی طیبہ کے گوشہ گوشہ میں انوارِ حق
سبز گنبد اور وہ روضہ کی جالی دیکھنا

پتہ پتہ شجر پر درخشاں پھول اور پھل میں ظہور
جگمگاتی نور سے ہر شاخ ڈالی دیکھنا

ہے دعا تسنیم کی ان کی زیارت ہو نصیب
کمترین سے یہ وہ مقصد ہے عالی دیکھنا

۲۹

اب عرب کے مطلع انور سے چمکا آفتاب
ظلمت شب میں سحر نے آج الٹی ہے نقاب

دین ابراہیمؑ پر اب آگیا دور شباب
گر پڑے بت منہ کے بل اور مٹ گئے چنگ و رباب

نور گھر سے آمنہ کے ہو گیا ہے آشکار
شرق سے لے غرب تک پوری فضا ہے نور بار

کون آیا کس کی خاطر ایسی آرائش ہوئی
گل عرب کے گوشہ گوشہ میں یہ زیبائش ہوئی

تھے مبشر جن کے عیسیٰؑ ان کی پیدائش ہوئی
آج ابراہیمؑ کی پوری یہ فرمائش ہوئی

دین حق اب آگیا باطل پہ غالب ہو گیا
لات و عزیٰ کا فدائی حق کا طالب ہو گیا

مل رہا ہے کافروں کو اہل ایماں کا خطاب
دور تھے رحمت سے جو وہ اب کھل گئے رحمت کے باب

نور ایماں پا کے وہ چمکے مثال آفتاب
ہو رہا ہے ظلم و جہل و کفر کا اب سد باب

آج اس ظلمت کدہ میں روشنی پیدا ہوئی
اب کھلی قسمت عرب کی اور تابندہ ہوئی

نور یزداں آگیا سینوں کو گرماتا ہوا
حکمت و عرفاں کے موتی ان پہ برساتا ہوا

وہ لقب اُمّی نبی خیر البشر پاتا ہُوا
بدرِ کامل کو رُخِ روشن سے شرماتا ہُوا

دامنِ غارِ حرا سے اب صفا پر آگیا
اِس سرے سے اُس سرے تک دینِ حق پھیلا دیا

صُبحِ صادق ہوگئی اور صُبحِ کاذب چھنٹ گئی
چاندنی چِٹکی مگر شرما کے وہ بھی ہٹ گئی

نُور کا تڑکا ہُوا ظلمتِ شب کٹ گئی
کُفر بے حد بے پریشاں اسکی قیمت گھٹ گئی

آگ سبھی آتش کدوں کی بُجھ گئی اس نور سے
صُبح کی پھوٹی کرن جو تو یہ سب بے نُور تھے

اب اُٹھی بادِ صبا اٹھلاتی اِتراتی ہوئی
گلشنِ خوابیدہ کو جھونکوں سے چونکاتی ہوئی

ہر زبانِ حال کہتی اور بتلاتی ہوئی
آگئی وہ پاک ہستی نُور برساتی ہوئی

نورِ پاکِ مصطفےٰ جو زمین و آسماں
فخرِ عالم فخرِ آدم اور فخرِ مرسلاں

(۳۰)

نبی پیارے تم ہو رسولِ زماں
امامِ ہُدا فخرِ کون و مکاں
حبیبِ خدا سیّدِ مرسلاں
بغیر اب تمہارے ہے سُونا جہاں

نبیؐ پیارے تم بِن نہیں ہے قرار
ہے فرقت میں بے کل غریب اللہ یار

مبارک زمانہ مبارک تھا سال
کہ نکلا تھا سورج بجاہ و جلال
فدا جس پہ نورِ قمر و جمال
تھی جس کی چمک اور دمک بے مثال

نبیؐ پیارے تم بن نہیں ہے قرار
ہے فرقت میں بے کل غریب الدیار

کبھی باغِ اسلام میں جان تھی
کبھی اس میں وہ آن بان تھی
کہ مخلوق سب اس پہ قربان تھی
عجب اسکی نکہت، عجب شان تھی

نبیؐ پیارے تم بن نہیں ہے قرار
ہو فرقت میں بے کل غریب الدیار

چمن ہو گیا دین کا خار دار
گئی روٹھ آخر چمن سے بہار
چمن ایک صیاد ہیں بے شمار
نہیں ہے مسلماں کو جائے قرار

نبیؐ پیارے تم بن نہیں ہے قرار
ہو فرقت میں بے کل غریب الدیار

رکھا دین کا نام دینِ کہن
نئے ہیں طریقے، نیا ہے چلن
سبھی دینِ قیّم پہ ہیں طعنہ زن
ستم ہے کہ اپنے ہی ہیں خندہ زن

نبیؐ پیارے تم بن نہیں ہے قرار
ہو فرقت میں بے کل غریب الدیار

ہے دُنیا میں اندھیر چھایا ہُوا
زمین و زماں میں سمایا ہُوا
لُٹا کارواں اپنا آیا ہوا
نشیمن پڑا ہے اُجاڑا ہوا

نبیؐ پیارے تم بن نہیں ہے قرار
ہو فرقت میں بے کل غریب الدیار

ہوئی دین کی اب تو رونق تمام
بدل ہی گیا اس کا سارا نظام
نمازوں کا ہے اب نہ کچھ التزام
ہوا ہائے بے قدر ماہِ صیام

نبیؐ پیارے تم بن نہیں ہے قرار
ہو فرقت میں بے کل غریب الدیار

نہ عزت ہے دین اور قرآن کی
نہ ہے فکر احکام و ارکان کی
نہ توقیر اسلام و ایمان کی
یہ حالت ہے اب ہر مسلمان کی

نبیؐ پیارے تم بن نہیں ہے قرار
ہو فرقت میں بے کل غریب الدیار

کہاں وہ گئیں دین کی مجلسیں
جو اللہ والوں کی تھیں محفلیں
بجھی شمعِ محفل گئیں رونقیں
اندھیرے میں طے کرنا ہیں منزلیں

نبیؐ پیارے تم بن نہیں ہے قرار
ہے فرقت میں بے کل غریب الدیار

ہے تسنیم کا اب یہی مدعا
دعا ہے دلی اس کی صبح و مسا
کہ ہو دین پر استقامت عطا
رہوں حق پہ ثابت قدم میں سدا

نبیؐ پیارے تم بن نہیں ہے قرار
ہے فرقت میں بے کل غریب الدیار

مجھے خواب میں ہو زیارت نصیب
میں جی بھر کے دیکھوں جمالِ حبیبؐ
سناؤں انھیں داستانِ عجیب
مریضِ محبت کے جو ہیں طبیب

نبی پیارے تم بن نہیں ہے قرار
ہے فرقت میں بے کل غریب الدیار

سلام محبت بصد احترام
میں کرتی ہوں اب نذرِ خیرُ الانامؐ
ہوئی ہے نعتِ نبیؐ اب تمام
ہزاروں درود ان پہ لاکھوں سلام

نبیؐ پیارے تم بن نہیں ہے قرار
ہے فرقت میں بے کل غریب الدیار

بابِ کرم

از

امۃ اللہ تسنیم

تسنیم صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے مناجات اور حمد کہنے کا بھی ذوق عطا فرمایا ہے اور انھوں نے بے شمار حمد و مناجات کہی ہیں جن میں کئی مناجاتیں اپنے دوران سفر حج اور حجاز مقدس کے قیام میں کہی ہیں۔ ان مناجاتوں کا ایک مجموعہ "بابِ کرم" کے نام سے چھپ کر مقبول عام ہو چکا ہے۔ ان مناجاتوں کے پڑھنے سے دل میں گداز اور محبت الٰہی کی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور خدا کے حضور میں دعا کرنے کا شوق پیدا ہوتا ہے

سائز $\frac{20 \times 30}{16}$ ۔ صفحات ۸۰ ، قیمت ۵، پیسے

ملنے کا پتہ

مکتبۂ اسلام، گوئن روڈ، لکھنؤ

دیارِ حبیب

از

امۃ اللہ تسنیم

مدینہ منورہ جو کہ دیارِ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس کے عشق و محبت نیز حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہلکی پھلکی بحر میں درد و اثر میں ڈوبے ہوئے اشعار جن کے پڑھنے سے عشق نبیؐ میں اضافہ ہوتا ہے۔

یہ کتابچہ ایسا ہے کہ آپ اس کو اپنی جیب میں رکھیے اور جب جی چاہے پڑھیے — جیبی سائز۔ صفحات ۳۲

قیمت فی کاپی — پندرہ پیسے

نوٹ:۔ سو کاپی منگانے والے کو دس روپے میں دیجائیگی

ملنے کا پتہ

مکتبۂ اسلام، گوئن روڈ۔ لکھنؤ

کاروانِ مدینہ

تالیف

مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی

در دلِ مسلم مقامِ مصطفےٰ است　　آبروئے ما ز نامِ مصطفےٰ است

خاکِ یثرب از دو عالم خوشتر است　　اے خنک شہرے کہ آنجا دلبر است

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی مختلف تقریروں اور مقالات کا مجموعہ جن کا تعلق ذاتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی سیرتِ پاک، آپکی تعلیمات، پیام، آپکے عطیات و احسانات، اور اس کے عالمگیر نتائج و اثرات سے ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے محبت کی وہ تپش اور سوزش اور عشق کی وہ شوریدگی اور زندگی کی تابندگی پیدا ہوتی ہے جو ایک سچے عاشقِ رسولؐ اور دیارِ حبیبؐ کی زیارت کے متمنی کے قلب میں پیدا ہونا ضروری ہے۔ آخر میں ایک تمثیلی نعتیہ مشاعرہ بھی ہے جس میں فارسی اور اردو شعراء کا منتخب کلام پیش کیا گیا ہے

قیمت مجلّد مع خوبصورت گرد پوش ــــ تین روپیہ

ملنے کا پتہ

مکتبۂ اسلام ـ گوئن روڈ ـ لکھنؤ